روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 6 فروری 2013ء 24 ربیع الاوّل 1434 ہجری 6 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 30

عشق محمدؐ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کی ہم
جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہم نے

(درثمین)

آنحضرت ﷺ کی عظیم شان اور حضرت مسیح موعود کی آپؐ سے عشق پر مشتمل ایمان افروز تحریرات

حضرت محمد ﷺ مخلوق میں بہترین، معززین میں برگزیدہ اور سرداروں میں منتخب وجود ہیں

سب نبیوں سے افضل وہ نبی ﷺ ہے جو دنیا کا مربی اعظم ہے جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم فروری 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات پیش فرمائیں جن میں آنحضرت ﷺ کی شان، بلند مقام ومرتبہ اور حضرت مسیح موعود کا اپنے آقا ومطاع سے عشق ومحبت اور غیرت کا اظہار اور اس کے نمونے ملتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود آنحضرت ﷺ کی سب نبیوں پر فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ﷺ ہے جو دنیا کا مربی اعظم ہے جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا، جس نے توحید کو پھر زمین پر قائم کیا اور سچا سامان نجات کا عطا فرمایا۔ جو نبی سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کامل کو دیا گیا وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا، صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ، سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کے بعض اقتداری معجزات کے ضمن میں بدر کی آندھی اور معجزہ شق القمر کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالے میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی میں داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزار ہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ ایسے ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہزاروں درود اور سلام اور برکتیں اور رحمتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ ومخاطبہ کا شرف محض آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوا۔ ہزاروں درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل واصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلاء سے چھڑایا اور جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ایک مومن کیلئے لازمی امر ہے جس کے بغیر محبت کے معیار پورے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کوئی دعا قبولیت کا درجہ حاصل کر سکتی ہے جس میں درود شامل نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ درود شریف اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے چشمہ برکتوں کا بنا دے اور اس کی بزرگی اور شان وشوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے۔ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تا کہ اس کے فیض میں حرکت پیدا ہو۔ حضور انور نے درود شریف کے پڑھنے کے طریق، اس کی اہمیت وبرکات پر مشتمل حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش فرمائے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے چند عربی اشعار بیان فرمائے۔ جن میں آپ فرماتے ہیں کہ بے شک محمدؐ مخلوق میں سے بہترین ہیں اور معززین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں سے منتخب وجود ہیں۔ بے شک محمدؐ خدا کے نائب کے طور پر ہیں اور آپ ہی کے وسیلے سے دربار شاہی میں رسائی ہو سکتی ہے۔ حضور انور نے درود شریف پڑھنے اور آنحضرتؐ کے ماننے والوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور انور نے آخر پر مکرم احسان اللہ صاحب کراچی مقیم یو کے کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر اور فلسطین کے ایک مخلص احمدی کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اہل ربوہ کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’دوستوں کو سگریٹ اور حقہ پینے کی عادت نہ ہونی چاہئے لیکن اگر کسی کو اس کی ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا تو اسے چاہئے کہ پبلک جگہوں پر یعنی بازاروں میں برسرعام سگریٹ یا حقہ نوشی نہ کرے ...... ایک دفعہ ایک بہت بڑے ملک کے سفیر ربوہ میں آئے انہیں کسی نے یہ بتایا تھا کہ یہاں پبلک میں سگریٹ نوشی نہیں ہوتی اس لیے جس وقت حدود ربوہ میں داخل ہوئے انہوں نے سگریٹ پینا بند کر دیا اور پھر جتنا عرصہ وہ یہاں رہے انہوں نے اپنے کمرے سے باہر نکل کر سگریٹ نہیں پیا ...... پس اگر ایک غیر مسلم سفیر ربوہ کو اس عزت کی نگاہ سے دیکھے مگر ایک احمدی ...... ربوہ کے اس مقام کو نہ پہچانے تو یہ بڑے افسوس کی بات ہوگی۔‘‘

(خطبات ناصر جلد 5 صفحہ 347)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

فوری رابطہ کی درخواست

حضرت ماسٹر اللہ دتہ صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ نے 1898ء میں قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ سے قادیان جا کر بیعت کی اور کچھ عرصہ کے بعد قادیان میں ہی رہائش اختیار کی۔ حافظ آباد کے کسی سکول میں ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ ان کی نسل یا خاندان کا کوئی فرد یا ان کے بارہ میں مزید معلومات اگر کسی کے پاس ہوں تو براہ کرم اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

ریسرچ سیل ربوہ فون: 0092476214953

موبائل نمبر: 00923344290902

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

خطبہ جمعہ

مکرم حافظ احمد جبرئیل سعید صاحب مربی گھانا کی وفات اور مکرم منظور احمد صاحب آف کوئٹہ کی شہادت کا ذکر خیر

ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر زندگی گزارتے ہیں، اُس کے نام کی سربلندی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں وہ جہاں اپنی دائمی زندگی کے سامان کرتے ہیں، وہاں اپنی جماعت، اپنے دینی بھائیوں کو حقیقی اور دائمی زندگی کے اسلوب بھی سکھانے والے ہوتے ہیں

گھانا کا یہ باوفا مخلص سپوت خلفائے وقت کا سلطانِ نصیر بن کر جماعت احمدیہ گھانا کو بہت سے اعزازات سے نواز گیا

اللہ تعالیٰ احمدیت کے اس مایہ ناز فرزند کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے، خلافت احمدیہ کو ان جیسے سینکڑوں ہزاروں سلطان نصیر عطا فرمائے

ان جیسے قابل، عاجز اور وفا شعار خادم سلسلہ کے رخصت ہونے کا غم بہت زیادہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا ہی ایک مومن کی شان اور شیوہ ہے، اُن کے رخصت ہونے سے بشری تقاضے کے تحت جو مجھے فکر ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے بھی دور فرمائے

یہ احمدی شہداء تو اپنے عہدوں اور وفاؤں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ جلد وہ وقت لائے جب احمدیوں کے لئے وہاں سہولتیں پیدا ہوں اور سکھ کے سانس لے سکیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 نومبر 2012ء بمطابق 16 نبوت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اُس کا ایک موت کا دن بھی مقرر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ہر چیز کو فنا ہے لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خوشخبری دی ہے کہ یہ عارضی دنیا کی زندگی جب ختم ہوگی تو پھر ایک ہمیشہ رہنے والی زندگی شروع ہوگی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اس دنیا میں اپنے اعمال کرنے والے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر ترجیح دیں گے وہ اس دائمی اور اُخروی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت اُنہیں اپنے قرب میں جگہ دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے وہ کوشش کرتے رہے۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کو با مقصد بنانے کی کوشش کی یعنی اُس مقصد کے حصول کی کوشش کی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کی وسعت کسی انسان کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی وجہ سے بھی اُسے اپنی چادر میں لپیٹ لیتی ہے چاہے اُس نے مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش نہ بھی کی ہو۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہر وقت اپنی استعداد کے مطابق کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اشاعت اُن کا مطمحِ نظر ہوتی ہے۔ جن کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں ہر چھوٹا بڑا رطب اللّسان ہوتا ہے۔ اُن کے بارے میں تو ہمیں خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن پر جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ یا پھر ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی خوشخبری دی ہے جو اُس کے دین کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا رتبہ پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک یہ لوگ اس دنیا سے تو چلے گئے، اس عارضی ٹھکانے سے تو رخصت ہو گئے، دنیا کی نظر میں تو مر گئے یا مار لئے گئے یا مارے گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو مُردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں۔ ایسے لوگوں کی اس دنیا سے رخصتی پیچھے رہنے والوں کی زندگی کے سامان کرنے والی ہے۔

پس ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر زندگی گزارتے ہیں، اُس کے نام کی سربلندی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور بے خطر ہو کر یہ قربانی دیتے ہیں، وہ جہاں اپنی دائمی زندگی کے سامان کرتے ہیں، وہاں اپنی جماعت، اپنے دینی بھائیوں کو حقیقی اور دائمی زندگی کے اسلوب بھی سکھانے والے ہوتے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح (موعود) کے ماننے والوں کی جماعت کے افراد ہی ہیں یا اُن میں سے ایک گروہ اور ایک طبقہ ہے جو ایک طرف تو اشاعت دین اور (دین حق) کی خاطر مستقل مزاجی سے اپنی زندگیوں کے ہر لمحے کو گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے اپنی زندگی کے آخری دم تک لڑتے ہیں اور جان دیتے ہیں یا وہ ہیں جو دین کی خاطر اس جرم کی وجہ سے کہ انہوں نے مسیح (موعود) کو کیوں قبول کیا ہے ظالموں کے ظلموں کا نشانہ بن کر شہادت کا رتبہ پا کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

آج میں ایسے ہی دو افراد کا ذکر کروں گا۔ یعنی ایک خادم سلسلہ اور دوسرا شہید۔ ایک نے اپنے بچپن سے وفات تک مسیح (موعود) کی فوج میں شامل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا۔ اُس پیغام کو پہنچایا جس کی اشاعت کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدے کے مطابق آپ کے غلام صادق اور مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا تھا۔

پس یہ مخلص اور فدائی خادم سلسلہ جن کا نام حافظ جبرائیل سعید ہے حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ سرگرداں رہے۔ ایک جوش اور ایک ولولے سے کام کرتے رہے۔ اور یقیناً ایک سچے خادم سلسلہ اور حقیقی واقف زندگی کی طرح اپنے وقف کے عہد کو پورا کیا۔ وہ خادم سلسلہ جو قادیان اور ربوہ سے ہزاروں میل دُور برّ اعظم افریقہ کے ملک گھانا کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا جہاں شاید تعلیم کی بھی صحیح سہولت میسر نہیں تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے باپ کی نیک تمناؤں اور دعاؤں کی وجہ سے اپنے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہوئی کامل اور مکمل کتاب کا حافظ بنا دیا۔ مکمل طور پر اُسے یاد کرنے کی توفیق دی اور نہ صرف حفظ قرآن کے اعزاز سے نوازا بلکہ تفقّہ فی الدّین یعنی دین کا فہم حاصل کرنے والوں کی صف میں کھڑا کر کے قرآنِ کریم کی عظیم تعلیم کو اپنے ہم قوموں اور غیر قوموں تک پہنچانے کی خدمت سے بھی اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے فضل سے نوازا۔ اور یوں گھانا کا یہ باوفا مخلص سپوت خلفائے وقت کا سلطانِ نصیر بن کر جماعت احمدیہ گھانا کو بہت سے اعزازات سے نواز گیا۔ حافظ جبرائیل سعید صاحب کی گزشتہ دنوں گھانا میں وفات ہوئی ہے (-)۔ ان کے بارے میں مزید کچھ تفاصیل ہیں، وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔

مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب گھانا میں (مربی) سلسلہ بھی تھے اور نائب امیر ثالث بھی تھے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا 9 نومبر 2012ء کو جمعۃ المبارک کے دن ان کی کورلے بو (KORLE BO) ہسپتال اکرا میں ایک ماہ کی علالت کے بعد وفات ہوئی ہے۔ اُس دن مَیں نے دعا کے لئے بھی اعلان کیا تھا لیکن اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔ کافی عرصے سے بیمار تھے۔ ان کی بیماری کے متعلق غانا کے ڈاکٹرز کی رپورٹ یہاں لندن اور امریکہ کے ڈاکٹرز کو بھجوائی گئی تھی کیونکہ وہاں کے ڈاکٹروں کو بیماری کی تشخیص نہیں ہو رہی تھی۔ اور ان ڈاکٹروں کے مشورے کے مطابق مزید ٹیسٹ لئے جانے کی کارروائی بھی زیرِ عمل تھی۔ اسی طرح علاج کی غرض سے بیرونِ ملک، لندن یا امریکہ بھجوانے پر بھی غور ہو رہا تھا اور کارروائی ہو رہی تھی لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ان کی اس دوران میں وفات ہوگئی۔ مکرم حافظ صاحب 2 فروری 1954ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب سوفو جبرائیل سعید صاحب غانا کے (مربی) تھے جنہوں نے وہیں مشنریز کے ذریعے سے (مربی) کی ٹریننگ لے کر میدانِ عمل میں کام کیا اور بڑے کامیاب (مربی) تھے۔ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب 1970ء میں حفظ قرآنِ کریم کی غرض سے ربوہ گئے تھے اور مدرسۃ الحفظ میں داخلہ لیا۔ آپ خدا کے فضل سے غانا کے پہلے حافظ قرآن تھے۔ آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہ شفقت آپ سے کلائی پکڑنے کا مقابلہ بھی کیا تھا۔ آپ قرآنِ مجید حفظ کر کے غانا آئے اور چند ماہ بعد پھر دوبارہ جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے پاکستان واپس چلے گئے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1982ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اسی کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ آپ جب شاہد کا امتحان پاس کر کے گھانا آئے تو 15 ستمبر 1982ء کو آپ کی تقرری گھانا کے ایک شہر ٹیچی مان میں ہوئی جہاں آپ نے برانگ اہافو ریجن کا چارج سنبھالا اور چار سال کے بعد پھر آپ کو فجی بھجوایا گیا جہاں لمبا سا میں آپ کا تقرر رہا۔ فجی سے اگست 1987ء میں آپ کو طوالو بھجوایا گیا۔ آپ طوالو کے پہلے باقاعدہ (مربی) مقرر ہوئے۔ طوالو میں قیام کے دوران آپ نے ساؤتھ پیسفک کے تین جزائر (جو ملک بھی ہیں) یعنی مارشل آئی لینڈ، سولومن آئی لینڈ اور مائیکرونیشیا میں احمدیت کا نفوذ کیا اور جماعتیں قائم کیں۔ اس طرح آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ دنیا کے تین ممالک میں احمدیت کا پودا آپ کے ذریعے سے لگا۔ طوالو میں قیام کے دوران 1991ء میں آپ ہمسایہ ملک کریباتی میں تشریف لے گئے اور لمبا عرصہ یہاں بھی قیام کیا۔ اس لحاظ سے آپ ملک کریباتی کے بھی پہلے (مربی) سلسلہ تھے۔ آٹھ سال تک ساؤتھ پیسفک کے جزائر میں (دینی) خدمات سرانجام دینے کے بعد 1994ء میں واپس گھانا آ گئے یا بھجوا دیئے گئے۔ گھانا واپس آنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو نائب امیر جماعت احمدیہ گھانا برائے (دعوت الی اللہ) مقرر کیا اور تا وفات آپ اسی فریضے کو بخوبی سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کی نگرانی میں گھانا میں قائم تربیت سینٹر اور (دعوت الی اللہ) سینٹر میں ائمہ کرام اور نومبائعین کی تربیت کے بہت سے کورسز مقرر ہوئے۔ مقامی معلمین یا امام جو جماعت میں شامل ہوتے تھے، اُن کو دین کے علم کی کچھ سُدھ بُدھ تو تھی اس کے علاوہ حقیقی (دین) کی حقیقی تعلیم اور جماعت احمدیہ کی روایات کے بارے میں بھی سکھانے کے لئے ریفریشر کورسز ہوتے تھے جس کی نگرانی بھی حافظ صاحب کیا کرتے تھے۔ آپ کی سرکردگی میں بڑی کامیاب (دینی) مہمات ہوئیں جس کے نتیجے میں جماعت کو بیشمار نئے پھل عطا ہوئے اور نئی جماعتیں بنیں اور نئے سرکٹ بنائے گئے اور ان جماعتوں میں بیشمار (بیوت) کی تعمیر کروائی گئی بلکہ ایسی جگہیں جو دور دراز علاقے تھے جہاں ایک دو دفعہ بیعتوں کے لئے رابطوں کے بعد ایک لمبا عرصہ جماعت کا، مقامی مرکز کا رابطہ نہیں رہا تھا۔ وہ لوگ غیر احمدی علماء اور دوسرے کچھ لوگوں کے زیرِ اثر جو جماعت سے ورغلانے والے تھے، کچھ دور بھی ہٹ گئے تھے، کچھ تعلق نہ ہونے کی وجہ سے اتنے ایکٹو (Active) نہیں رہے تھے۔ جب مَیں نے حافظ صاحب پر زور دیا کہ وہ دوبارہ اُن کو قریب لے کر آئیں، رابطے کریں اور جماعت سے اُن کا تعلق مضبوط کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظ صاحب نے اس بارے میں بھی بھرپور کوشش کی اور لاکھوں کی تعداد میں ان لوگوں کو دوبارہ جماعت کے نظام میں اس طرح مربوط کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اُن کا جماعت سے ایک مضبوط تعلق قائم ہے اور ایمان اور ایقان میں بڑے مضبوط ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ حافظ صاحب نے جزائر پیسفک میں آباد لوگوں کی طرف سے احمدیت کے متعلق کئے جانے والے مخصوص سوالات (جو اعتراضات ہوتے ہیں) کو مدّنظر رکھتے ہوئے اُن لوگوں میں (دعوت الی اللہ) کے لئے ایک کتاب بھی لکھی تھی جس کا نام تھا ''in the Islands Removing the Impediments (-)''۔

گزشتہ سال 2011ء کے جلسہ سالانہ یوکے میں 'خلافت احمدیہ (-) جماعت کی امتیازی خصوصیت' کے عنوان سے حافظ صاحب نے یہاں تقریر بھی کی تھی۔

گھانا جانے کے بعد انہوں نے جو عرصہ پیسیفک ممالک میں گزارا ہے وہاں سے واپس آنے کے بعد بھی حافظ صاحب کو دورہ پر ان ممالک میں بھجوایا جاتا رہا۔ کیونکہ ان کا اچھا اثر و رسوخ تھا اور ان کا (دعوت الی اللہ) اور تربیت کا ڈھنگ بھی بہت اچھا تھا۔ اکتوبر نومبر 2001ء میں آپ نے جزائر اور ممالک کے دورے کئے۔ 2003ء میں بھی آپ کو ساؤتھ پیسفک کے ان جزائر اور ممالک کے دورے پر بھجوایا گیا۔ جو پہلا دورہ 2001ء میں آپ نے کیا ڈیڑھ ماہ کا دورہ تھا، جہاں جا کے آپ نے ان ممالک میں مضبوط رابطے کئے جس میں ویسٹرن ساموآ، ٹونگا، کریباس، سولومن آئی لینڈ، ونواتو اور طوالو شامل ہیں۔ جماعتوں کو یہاں آرگنائز کیا اور مزید بیعتیں حاصل کیں۔ سولومن آئی لینڈ میں حافظ جبرائیل سعید صاحب کے ذریعے 1988ء میں احمدیت کا پودا لگا تھا۔ کچھ عرصہ یہ اور مصروفیات کی وجہ سے، دوسرے جزیروں میں جانے کی وجہ سے وہاں نہیں جا سکے تو انہوں نے اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو 1991ء میں یہاں ایک رپورٹ بھیجی کہ مَیں یہاں دو سال بعد آیا ہوں اور یہ دیکھا کہ جو کام دو سال قبل کیا تھا، وہ تمام کا تمام ختم ہو گیا۔ فجی سے مسلم لیگ کا ایک بزنس مَین آیا اور تمام افراد کے دل میں شکوک و شبہات پیدا کر کے جماعت سے متنفر کر دیا۔ مَیں اپنے کام پر پانی پھرا دیکھ کر بالکل ہل گیا ہوں۔ لکھتے ہیں کہ حضور یہ میرا قصور ہے اور مَیں نہایت عاجزی سے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ دیگر جزائر میں مصروفیت کے باعث میں یہاں نہیں آ سکا۔ گزشتہ سال یہاں کا پروگرام تھا لیکن ارشاد موصول ہوا تھا کہ دسمبر تک کریباتی میں ہی رہوں۔ پھر خلیفہ رابع کو لکھتے ہیں کہ حضور پھر سے دوبارہ کام کا آغاز کرنا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور مسلم لیگ جسے کویت کی حمایت حاصل ہے، جسے مسلمانوں نے پیسہ لگا کر وہاں بھیجا تھا حالانکہ اسلام اِن کے ذریعے سے وہاں پہنچا، اُن کو ہم شکست دے سکیں۔ خیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس پر ان سے کافی افسوس اور ناراضگی کا بھی اظہار کیا۔ اس کے بعد تو حافظ صاحب ایک لمحہ بھی چین سے نہیں بیٹھے اور مصمّم ارادہ کیا کہ جو کچھ کھویا گیا ہے وہ سب واپس حاصل کریں گے۔ اس طرح مسلسل دو سال محنت کرتے رہے اور اس علاقے میں دوبارہ سے احمدیت کا پودا لگا کر دم لیا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہے اور یہاں پر احمدیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اعلیٰ عہدیداران سے مل کر جماعت کی رجسٹریشن کے کام سے لے کر جماعتی عاملہ کی تشکیل اور ٹریننگ کا کام بھی حافظ صاحب نے کیا۔ حافظ صاحب نے بعد ازاں مختلف دورہ جات میں اس جماعت کی مضبوطی اور

استحکام میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب یہاں جیسا کہ مَیں نے کہا رجسٹریشن بھی ہو چکی ہے۔ جماعت کا باقاعدہ مشن ہاؤس ہے اور (بیت) بھی ہے۔ جب مَیں 2005ء میں آسٹریلیا گیا ہوں تو صدر صاحب سولومن آئی لینڈ مبشر مارٹنگا سو صاحب وہاں آئے تھے۔ انہوں نے وہاں مجھ سے ملاقات کی اور بتایا کہ مَیں نے حافظ جبرائیل سعید صاحب کے ذریعہ 1994ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ہمارے اس ملک میں احمدیت کے آنے سے پہلے کوئی...... نہیں تھا، اس طرح جماعت احمدیہ کے ذریعے اس ملک میں پہلی بار (دین حق) داخل ہوا اور یہ سعادت حافظ جبرائیل سعید صاحب کے حصہ میں آئی۔

اپنی ایک پرانی رپورٹ میں حافظ صاحب ذکر کرتے ہیں کہ 9؍ستمبر 2001ء کو فجی پہنچا۔ وہاں سے 10 ستمبر کو مارشل آئی لینڈ کے لئے روانہ ہو کر کریباس میں دو یوم ٹرانزٹ کے طور پر قیام کیا۔ چنانچہ 11 ستمبر کو جبکہ مَیں ابھی ٹرانزٹ میں ہی تھا تو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر والا جو واقعہ تھا وہ پیش آ گیا۔ چونکہ مارشل آئی لینڈ میں امریکہ کا بہت بڑا فوجی اڈہ ہے اور اس ملک کا دفاعی نظام امریکہ کے ہاتھ میں ہے اس لئے طبعاً یہ فکر لاحق ہوئی کہ پتہ نہیں اب کیا صورتحال ہو کیونکہ خاکسار کو یاد ہے کہ دس سال قبل جبکہ خلیج کی جنگ ہو رہی تھی تو اُس وقت خاکسار یہاں موجود تھا اور کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ بہرحال لکھتے ہیں کہ خاکسار نے بہت دعائیں کیں اور بہت سوچا کہ کچھ انتظار کروں یا ابھی چلا جاؤں۔ مجھے بہت مشورہ دیا گیا کہ حالات خراب ہیں۔ آپ نے (دعوت الی اللہ) کرنے کے لئے بہت غلط وقت کا انتخاب کیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ فوری طور پر واپس چلے جائیں۔ کہتے ہیں کہ پھر مَیں نے بہت دعائیں کیں کہ خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر آیا ہوں۔ اس مقصد کو حاصل کئے بغیر واپس نہیں جانا چاہتا جبکہ حالات بہت خراب ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں کہ دعاؤں کے بعد انشراح ہوا کہ ابھی چلا جاؤں یعنی جس کام پہ آیا ہوں وہ کروں۔ خاکسار بذریعہ جہاز مارشل آئی لینڈ چلا گیا۔ امریکہ کے واقعہ کے بعد تمام ایئرپورٹس پر سکیورٹی کافی سخت ہو گئی تھی۔ ایئرپورٹ پہنچا تو وہاں پہلے ہی ایک پاکستانی کو صرف اس وجہ سے ڈیٹین (Detain) کیا ہوا تھا کہ وہ مسلمان تھا۔ کہتے ہیں ان میں سے ایک آفیسر نے میرا پاسپورٹ دیکھا اور پوچھا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں۔ مَیں نے بتایا کہ مَیں مشنری ہوں۔ غالباً اُس نے نام سے اندازہ لگا لیا کہ یہ بھی (-) ہے۔ چنانچہ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ مَیں نے کہا کہ مَیں احمدی (-) ہوں۔ کچھ تأمل کے بعد اُس نے دوبارہ مذہب کا پوچھا۔ مَیں نے پھر وہی جواب دیا کہ مَیں احمدی (-) ہوں۔ چنانچہ اُس نے مجھے ایک ماہ کا ویزہ لگا دیا اور اللہ کے فضل سے اُن کو انٹری (Entry) مل گئی۔

پھر ایک خط میں وہ لکھتے ہیں کہ ان علاقوں میں پہنچنے پر یہ معلوم ہوا کہ خاص طور پر اس وقت میں جبکہ تمام ترمیڈیا اسلام کے خلاف برسرِ پیکار ہے اور القاعدہ اور اسامہ بن لادن کو لے کر اسلام پر تابڑ توڑ حملے کر رہا ہے، یہ دورہ نہایت ضروری ہے۔ نیویارک کے واقعہ کی وجہ سے لوگ اسلام کے بارے میں بات کرنے کو تیار نہ تھے اور اکثر لوگ مسلمانوں کے قریب بھی آنے سے ڈرتے تھے۔ چنانچہ اُس موقع پر میڈیا پر اور دیگر مواقع پر (دین حق) کا دفاع کرنے کا موقع ملا اور مقامی احمدیوں کو (دین حق) کے دفاع کے لئے تیار کیا۔ کریباس میں ریڈیو پر (دین حق) کے خلاف جو پروپیگنڈا شروع ہوا اُس سے ہمارے احمدی کافی پریشان تھے۔ چنانچہ خاکسار نے براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے مینیجر سے رابطہ کیا اور وقت لینے کی درخواست کی۔ الحمدللہ کہ مجھے وقت مل گیا۔ چنانچہ خاکسار نے جملہ مسائل القاعدہ، اسلامی نظریہ جہاد کے بارے میں تفصیل سے آگاہی دی۔ الحمدللہ اس کا بہت فائدہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ اُس وقت خلیفۂ وقت نے جو بھی فیصلہ کیا تھا اور عین ضرورت پر جزائر کا دورہ کرنے کا جو ارشاد فرمایا تھا (یہ 2001ء کی بات ہے) تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف (دین حق) کا دفاع کرنے کی توفیق ملی بلکہ اس دورے میں 49 نئی بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ کہاں تو یہ تھا کہ لوگ مسلمانوں کے قریب بھی آنے سے ڈرتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے 49 نئی بیعتیں بھی مل گئیں۔ پھر کہتے ہیں، الحمدللہ علیٰ ذالک کہ جماعت کو مستحکم کرنے کے لئے عاملہ کا انتخاب اور رجسٹریشن وغیرہ کے جملہ مسائل پر کام کرنے کی توفیق ملی۔

گھانا میں ان کے ساتھ کام کرنے والے (مربیان) اور داعیانِ الی اللہ کا کہنا ہے کہ اُنہیں (دعوت الی اللہ) کا شوق جنون کی حد تک تھا اور اس کے لئے وہ دن رات ایک کر دیتے۔ داعیانِ الی اللہ کی ٹیمیں بھجواتے تو خود اُن کے پیچھے جاتے اور اُن کے ساتھ رہتے۔ چیکنگ کرتے کہ کام کس طرح ہو رہا ہے، کہاں کہاں ہو رہا ہے۔ ان میں بیحد صبر اور برداشت تھی۔ اگر ماتحت غلطی کرتا تو اُسے پیار سے سمجھاتے۔ دوستوں کے کام کاج اور خاندان وغیرہ کا علم ہوتا اور اُن کے گھریلو مسائل وغیرہ حل کرنے میں مدد کرتے۔ اگر کسی (مربی) یعنی مقامی معلمین کے خلاف کوئی شکایت ہوتی تو کوشش کرتے کہ اُنہیں فارغ کرنے کے بجائے دوبارہ فعال اور مستعد کیا جائے اور جماعت کے استعمال میں لایا جائے۔ بعض لوگ بڑی جلدی فیصلے کر لیتے ہیں کہ فارغ کرو اور شکایت کرو اور اس طرح فراغت کی کوشش ہوتی ہے لیکن یہ زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے تھے کہ کسی احمدی سے اور خاص طور پر معلمین سے جتنا استفادہ کیا جا سکتا ہے کیا جائے۔

پھر ان کے معلمین ساتھی لکھتے ہیں کہ غیر از جماعت کے بڑے بڑے علماء کے ساتھ تعلقات تھے۔ عید وغیرہ کے موقع پر اُن کو تحائف بھجواتے۔ بیحد مستعد اور فعال تھے۔ شمالی علاقہ جات یعنی گھانا کے شمالی علاقہ جات میں اُن کی وسیع و عریض (دینی) مہم کا ہی نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ وہاں پہچانی جاتی ہے۔ گھانا کے شمالی علاقہ میں آج سے بیس سال پہلے یا پچیس سال پہلے جماعت احمدیہ کا نفوذ بڑا مشکل تھا بلکہ ناممکن تھا۔ اِکّا دُکّا کوئی احمدی ہوتے تھے اور کیونکہ دوسرے مسلمانوں کا وہاں زور ہے اور وہاں کے جو امام ہیں وہ شدید مخالفت کرنے والے تھے۔ بلکہ شروع شروع میں جب احمدیت وہاں گئی ہے تو شمال میں ہی یا شمال مغرب میں وہی پہلا علاقہ ہے جہاں ہمارے احمدیوں پر مقدمے بھی چلے اور جرمانے بھی ہوئے، قید بھی کئے گئے۔ لیکن بہرحال اب وہاں بالکل کایا پلٹی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے (بیوت) بھی بنتی چلی جا رہی ہیں اور اُنہی (-) میں سے بلکہ اُن کے اماموں میں سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں کہ جماعت وہاں پہچانی جاتی ہے۔ یہ حافظ صاحب اکثر لوگوں کو خاموشی کے ساتھ صدقہ و خیرات بھی دیتے رہتے تھے۔ آپ کے تعلقات امیر و غریب ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ تھے۔ لوگوں کے ذاتی مسائل حل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے۔ آپ کو لوگوں سے کام لینے کا خوب سلیقہ آتا تھا۔ گھانا کے امیر اور دولتمند احمدی احباب کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے اور اُن کی مدد سے شمالی علاقہ جات میں (بیوت) بنوایا کرتے تھے۔ جو اچھے مخیّر، کھاتے پیتے احمدی ہیں ان کو تحریک کرتے تھے کہ تم پر اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل فرمایا ہے اور اس فضل کا شکرانہ یہی ہے کہ تم ان غریب علاقوں میں (بیوت) بنا کے دو۔ چنانچہ وہاں کے مقامی لوگوں نے بہت ساری چھوٹی چھوٹی (بیوت) ان علاقوں میں بنائی ہیں۔

ایم ٹی اے پر ایک انٹرویو کے دوران آپ نے بتایا کہ وقف اور جماعت کی خدمت ہمارے خون میں ہے۔ ہمارے جینز (Genes) میں ہے۔ میرے والد صاحب گیمبیا میں پہلے (مربی) تھے جن سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے چارج لیا تھا۔ پھر میرے والد صاحب کو لائبیریا میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ حافظ جبرائیل سعید صاحب فی الحقیقت خدمت کے جذبے سے معمور تھے۔ ذمہ داری کا احساس تھا۔ چنانچہ اپنی بیماری کے ایام میں بھی انہوں نے جو آخری خط مجھے لکھا، ہسپتال میں آئی سی یو (ICU) میں داخل تھے، آئی سی یو میں عموماً لوگوں کو ہوش کوئی نہیں ہوتی۔ اس میں انتہائی تکلیف میں لکھا کہ 'مَیں آئی سی یو سے انتہائی تکلیف سے یہ خط تحریر کر رہا ہوں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ حضور کام بہت زیادہ ہیں اور طاقت بالکل نہیں'۔ یعنی آخر وقت تک فکر تھی تو صرف یہ کہ کس طرح (-) اور احمدیت کا پیغام ملک کے کونے کونے میں پہنچ جائے اور تمام گھانین کو مَیں جلد سے جلد احمدیت یعنی حقیقی (-) کی آغوش میں لے آؤں۔

آپ نے اپنے ایک انٹرویو میں پاکستان جانے کا واقعہ بھی سنایا جو بڑا دلچسپ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گھانا کی جماعت نے فیصلہ کیا کہ کسی بچے کو قرآن مجید حفظ کرنے کے لئے پاکستان بھجوایا

جائے۔ چنانچہ سکول کے بچوں کا جائزہ لیا گیا اور حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میرا انتخاب ہو گیا۔ میرے والد صاحب نے مجھے پوچھا تو مَیں نے رضا مندی ظاہر کر دی۔ اُس وقت محمد بن صالح صاحب (یہ بھی ہمارے وہاں (مربی) سلسلہ ہیں) اور ابراہیم بن یعقوب صاحب (یہ بھی گھانین (مربی) ہیں جو آجکل ٹرینیڈاڈ میں ہیں) یہ پاکستان بھجوائے جا رہے تھے تا کہ جامعہ احمدیہ میں پڑھ سکیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ہم تینوں کا میڈیکل چیک اَپ ہوا۔ وہ دونوں تو اس میں پاس ہو گئے مگر میرے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ دبلا پتلا ہے اور وزن میں ہلکا پھلکا ہے۔ پاکستان کے شدید موسمی حالات ہیں اور یہ شدید گرمی اور شدید سردی برداشت نہیں کر سکے گا۔ اس طرح کہتے ہیں کہ مَیں اَن فٹ ہو گیا۔ اس کا میرے والد صاحب کو شدید دکھ ہوا اور وہ دعاؤں میں لگ گئے اور ایک دن گھانا کی جماعت کے اس وقت جو امیر جماعت تھے مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب، اُن سے حافظ صاحب کے والد کہنے لگے کہ میرا بیٹا ضرور پاکستان جائے گا۔ تو امیر صاحب نے پوچھا: وہ کیسے؟ والد صاحب کہنے لگے کہ میں تہجد پڑھ رہا تھا تو میرے کانوں میں بڑی واضح آواز آئی ہے۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا (النبا:32)۔ یعنی متقیوں کے لئے کامیابی ہی ہے۔ کہتے ہیں مَیں تو ان دنوں اپنے بیٹے کے لئے بہت دعائیں کر رہا تھا۔ پس یہ خوشخبری میرے بیٹے کے لئے ہے۔ بہرحال کہتے ہیں میرے والد صاحب نے میری صحت کی طرف توجہ کی اور مجھے مارجرین کی شیشی لا کر دی اور کچھ خوراک وغیرہ بھی کہ مَیں کھایا کروں۔ دو یا تین ہفتوں کے بعد مَیں دوبارہ ٹیسٹ کے لئے بھجوایا گیا تو ڈاکٹروں نے مجھے میڈیکلی فِٹ کر دیا اور یہ لکھا کہ لڑکا مکمل طور پر فِٹ ہے، اُسے کوئی مسئلہ نہیں۔ کہتے ہیں میرے والد صاحب جب بھی مجھے پاکستان میں خط لکھتے تو لکھا کرتے تھے کہ تمہارا جانا خدا کی تقدیر ہے۔ لہٰذا سنجیدگی کے ساتھ پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ اور پھر انہوں نے بھی اپنے والد صاحب کی خواہش کو خوب پورا کیا۔ اپنے پیچھے انہوں نے اپنی اہلیہ حنا سعید صاحبہ اور دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں، اُن کا نام ھبہ ارباب اور صبا کوجو اور منیر الھادی اور تہمینہ ہیں۔ ان کی کوشش یہی تھی کہ بچے بھی دینی اور دنیاوی تعلیم میں آگے آئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا جماعت کے ساتھ تعلق بھی مضبوط ہے۔ سارے بچے دینی تعلیم میں بھی آگے ہیں اور دنیاوی تعلیم میں بھی۔ تین بچے ماسٹرز کر چکے ہیں، ایم ایس سی کر چکے ہیں۔ بلکہ ایک بچی پی ایچ ڈی بھی کر رہی تھی۔ 2007ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم حافظ صاحب کو حج پر جانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

ان کے جامعہ کے ایک ساتھی مکرم الیاس منیر صاحب جو جرمنی میں مربی سلسلہ ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ حافظ جبرائیل سعید صاحب جامعہ میں مجھ سے ایک سال پیچھے تھے مگر بہت آگے نکل گئے۔ اُنہیں مَیں نے بچپن میں ہی ایک چھوٹے سے بچے کی شکل میں دیکھا ہوا ہے جب وہ اپنی معصوم عمر میں قرآنِ کریم حفظ کرنے کے لئے ربوہ کے حفظ کلاس میں داخل ہوئے تھے۔ اُنہیں نہ صرف حفظ قرآن کی سعادت ملی بلکہ نہایت شیریں لحن بھی قدرت نے عطا فرمایا ہوا تھا جس سے جامعہ کے دوران اور اس کے بعد جلسوں کے مواقع پر حاضرین کو محظوظ ہونے کا موقع ملتا رہا۔ کہتے ہیں میں نے اُنہیں بہت قابل اور اپنے کام اور علم پر گرفت رکھنے والا مربی پایا۔ مضبوط وجود کے ساتھ ساتھ نہایت اطاعت گزار اور سعادت مند بھی تھے۔ (کہاں تو وہ کمزور بچے تھے لیکن آہستہ آہستہ جب بڑے ہوئے ہیں، جامعہ سے فارغ ہوئے ہیں تو اُن کا قد بھی تقریباً چھ فٹ کے قریب ہو گیا اور جسم بھی ان کا مضبوط تھا) لکھتے ہیں کہ مرحوم نظام جماعت کو سمجھنے والے اور اُس کی معمولی سے معمولی امر میں بھی پابندی کرنے والے بہت مخلص انسان تھے۔ اسی طرح برداشت کا مادہ بھی بہت تھا۔ ایک مرتبہ کسی دوست نے افریقن سمجھ کر اس خیال سے کہ اُنہیں کونسی پنجابی آتی ہے، اُن کے بارے میں بعض ایسے الفاظ اُن کی موجودگی میں کسی کو ہدایت دیتے ہوئے کہہ دیئے جو مناسب نہیں تھے۔ لیکن انہوں نے باوجود سمجھنے کے اُنہیں احساس تک نہیں ہونے دیا۔

عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل لکھتے ہیں کہ حافظ جبرائیل سعید صاحب اور خاکسار 1975ء سے 1982ء تک جامعہ احمدیہ میں کلاس فیلو رہے۔ حافظ صاحب نہایت محنتی اور ذمہ دار اور سلسلہ سے محبت رکھنے والے اور اساتذہ کا بہت ادب کرنے والے انسان تھے۔ اردو بھی اچھی سیکھ لی تھی اور دیگر کلاس فیلوز کو انگریزی سیکھنے میں مدد کیا کرتے تھے۔ انگریزی عربی تقاریر اور مضمون نویسی میں حصہ لیتے تھے، اچھا مقابلہ ہوتا تھا۔ ہمیشہ خوشی اور بشاشت ان کے چہرے پر کھیلتی رہتی تھی۔ (یقیناً یہ خوشی اور بشاشت تو مَیں نے دیکھا ہے۔ کیسے ہی حالات ہوں ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ کبھی مَیں نے اُن کو یہ نہیں دیکھا کہ چہرے پر غم کے آثار ہوں۔ گھانا میں بھی مَیں نے اُن کو دیکھا ہے، اس کے بعد یہاں بھی دیکھا ہے) اُنہیں کھیل کا بھی بہت شوق تھا اور فٹ بال اچھا کھیلتے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں عمدگی سے حصہ لیتے تھے۔ دوستوں کے ساتھ پرانا تعلق قائم رکھا۔ 2005ء میں قادیان گئے تو وہاں سب دوستوں کی دعوت کی۔

احمد جبرائیل سعید کے بارے میں اَور دوسری رپورٹیں بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ گھانا کے ہمسایہ ملک ٹوگو میں بارڈر کے ساتھ شمالی علاقے میں (دعوت الی اللہ کے) کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے متعدد مرتبہ ان علاقوں کے دورے کئے اور (دینی) مہمات کیں۔ یہاں مخالفت بھی بڑی تھی۔ چنانچہ آپ کی کوششوں سے ملک ٹوگو کے پانچ علاقوں ممپاگا (MAMPAGA)، ممپروگ (MAMPRUG)، اور مانگو (MAANGU)، اور بولے (BAULE)، اور لیما کارا (LEMAKARA) میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس طرح آپ نے ملک بورکینا فاسو کے بھی کئی دورے کئے اور یہاں بھی آپ کو جماعتی پروگراموں میں شرکت کے ساتھ بہت سے (دعوت الی اللہ کے) اور تربیتی کام کرنے کی توفیق ملی۔

فضل اللہ طارق صاحب امیر جماعت فجی لکھتے ہیں کہ جب حافظ جبرائیل سعید صاحب 2003ء میں فجی تشریف لائے تو کہتے ہیں اُس وقت میری اُن سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی اور قریب رہنے کا موقع ملا تو پہلی ملاقات میں حافظ صاحب کی ایک اچھی عادت کا مشاہدہ ہو گیا۔ وہ یہ کہ رات کو جب حافظ صاحب کی آنکھ کھلتی تو آپ قرآنِ کریم دہراتے رہتے تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ (دعوت الی اللہ) کے میدان میں صاحب تجربہ تھے۔ ہر چھوٹے بڑے سے اس کے مزاج کے مطابق (دینی) گفتگو کیا کرتے تھے۔ دینی علم کے ساتھ دنیاوی معلومات سے بھی بہرہ مند تھے اور ایک کامیاب (مربی) کی طرح باتوں باتوں میں (دین حق) کا پیغام پہنچا دیتے تھے۔ آپ کا اندازِ تکلم بہت بے تکلفانہ تھا اور ہنستے مسکراتے ہوئے مشکل سے مشکل بات بھی بڑے آرام سے کر لیتے تھے۔

کریباتی کے (مربی) ابراہیم اے کے آرکو صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب کریباتی، طوالو اور دیگر جزائر میں (دعوت الی اللہ) کی خاطر بہت کثرت کے ساتھ دورہ جات کرتے اور اُن کی فیملی پیچھے بالکل اکیلی رہتی۔ مختلف جگہوں میں دوروں پر جاتے اور کبھی فیملی کی پرواہ نہ کرتے بلکہ کہتے تھے کہ (دین حق) کا پیغام پہنچانے کے لئے خلیفۃ المسیح نے میرا انتخاب کیا ہے اور مجھے یہاں بھجوایا ہے۔ خلیفۃ المسیح میرے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے (دعوت الی اللہ) کا کبھی بھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا اور ہر وقت یہی کوشش ہوتی کہ وہ خلیفہ وقت کی توقعات پر پورا اتر سکیں۔ جب ان کا تقرر واپس گھانا میں ہوا تو انہوں نے ان جزائر ممالک کے ساتھ اپنا ناطہ نہ توڑا بلکہ ان جزائر میں (دعوت الی اللہ) کے حوالے سے بہت فکر رہتی تھی۔ 2010ء میں جب مَیں نے دوبارہ بھی ان کو دورے پر بھجوایا ہے تو بڑا وسیع دورہ کر کے آئے تھے اور بڑی معلومات لے کر آئے اور وہاں جماعت کے نظام کو بڑا Establish کر کے آئے تھے۔

(مربی) کریباتی لکھتے ہیں کہ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نے اپنی بیماری کے آخری ایام میں مکرم انیس کلاٹا صاحب مرحوم جو کریباتی کے پہلے احمدی تھے، اُن کی اہلیہ کو فون کیا اور اُن کو جماعت کے ساتھ رابطہ رکھنے کی تلقین کی۔ یہ ہسپتال سے وہاں فون کر رہے ہیں جب بیمار کو بیماری کی فکر ہوتی ہے اور وہ بھی ایک دور دراز علاقے کے جزیرے میں۔ کہتے ہیں کہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت آپ کو عطا فرمائی ہے اور آپ لوگوں کو (دین) تلاش کرنے

کے لئے کوئی سفر نہیں کرنے پڑے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھروں میں (دین) پہنچا کر آپ پر بہت فضل کیا ہے۔اس لئے کبھی بھی جماعت کو نہیں چھوڑنا۔

احمد جبرائیل سعید صاحب کے ذریعے جن احباب نے بیعتیں کیں ان میں ایک میڈیکل ڈاکٹر علی بریبو صاحب بھی ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کی۔اُن کے دونوں بیٹے بھی اس وقت میڈیکل ڈاکٹر ہیں۔موصوف کریباتی زبان کے ماہر ہیں اور اس وقت کریباتی زبان میں قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی کر رہے ہیں بلکہ مکمل کر لیا ہے اور اب اُس کی ریویژن ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ احمدیت کے اس مایہ ناز فرزند کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔خلافت احمدیہ کو ان جیسے سینکڑوں ہزاروں سلطان نصیر عطا فرمائے۔ان جیسے قابل، عاجز اور وفا شعار خادم سلسلہ کے رخصت ہونے کا غم بہت زیادہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا ہی ایک مومن کی شان اور شیوہ ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ (-) ہی ہماری دعا اور سہارا ہے۔اُن کے رخصت ہونے سے بشری تقاضے کے تحت جو مجھے فکر ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے بھی دور فرمائے۔گھانا میں بھی اب مدرسۃ الحفظ قائم ہو چکا ہے۔بلکہ میرا خیال ہے کچھ حفاظ کی کلاس وہاں سے نکل بھی چکی ہے اور (مربیان) یعنی شاہد (مربیان) تیار کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ بھی شروع ہو چکا ہے جو کم از کم افریقن، جو ویسٹ افریقن ریجن ہے یا شاید سارے افریقہ کو ہی سنبھالے گا۔اللہ تعالیٰ کرے کہ اُس میں سے بھی حافظ صاحب جیسے بلکہ اُن سے بڑھ کر خادمِ سلسلہ پیدا ہوں اور یہ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونے والوں میں سے دو کا ذکر کروں گا تو دوسرے مخلص جن کا ذکر کرنا ہے وہ ہیں جنہیں گزشتہ دنوں کوئٹہ میں شہادت کا رتبہ ملا اور یہ بھی اُن لوگوں میں شامل ہوئے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (سورۃ آل عمران آیت 170) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مُردے گمان نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور اُن کو اپنے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ اعزاز آج صرف افرادِ جماعت احمدیہ کو ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جا رہے ہیں جو اپنے ایمانوں کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔پس جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مرتبہ بتا چکا ہوں کہ دشمن کے قتل و غارت کے یہ ہتھکنڈے احمدی کو اُس کے دین سے منحرف نہیں کر سکتے۔انشاء اللہ۔

یہ شہید جنہوں نے کوئٹہ میں یہ اعزاز حاصل کیا ہے ان کا نام مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب ہے جن کو 11 رنومبر 2012ء کو سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں شہید کیا گیا۔آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم نواب خان صاحب کی پڑدادی محترمہ بھاگ بھری صاحبہ المعروف محترمہ بھاگو صاحبہ کے ذریعے ہوا۔محترمہ بھاگو صاحبہ قادیان کے قریب ننگل کی رہنے والی تھیں۔انہوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اس طرح آپ (رفیق) تھیں۔قیامِ پاکستان کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے ضلع ساہیوال رہائش پذیر ہوا۔1965ء میں کوئٹہ چلا گیا۔منظور احمد صاحب شہید 1978ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔میٹرک کے بعد 1996ء میں اپنا کام شروع کیا اور ہارڈ ویئر کی دکان بنائی۔تھوڑے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں نمایاں برکت دی۔شہادت کا واقعہ ان کا یوں ہے کہ مرحوم 11 نومبر 2012ء کی صبح آٹھ بجے کے قریب اپنے گھر واقع سیٹلائٹ ٹاؤن سے اپنی دکان پر (جو کہ قریب ہی ہے) جانے کے لئے پیدل گھر سے نکلے ہی تھے کہ دو موٹر سائیکل سوار افراد آئے جن میں سے ایک شخص موٹر سائیکل سے اتر کر منظور احمد صاحب کی طرف بڑھا اور گولی چلانے کی کوشش کی لیکن قریب ہونے کی وجہ سے منظور صاحب سے اس کی مڈھ بھیڑ ہو گئی۔وہاں لڑائی شروع ہو گئی۔انہوں نے اُس کو قابو کرنے کی کوشش کی اور منظور احمد صاحب اُس سے چھوٹ کر پیچھے گھر کی طرف بھاگے، کیونکہ وہ دو تھے اس لئے بچت یہی تھی کہ گھر آ جاتے۔گھر کے گیٹ کے ستون کے ساتھ اُن کا گھٹنا ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ نیچے گر گئے۔جس پر حملہ آور اُن کے پیچھے آیا اور منظور صاحب کے گرنے پر اُس نے اُن پر گولیاں چلائیں۔ایک گولی سر سے رگڑ کھا کر گزر گئی جبکہ دوسری گولی سر کے پچھلے حصہ میں اور آگے ناک اور ماتھے کے درمیان سے نکل گئی جس سے موقع پر ہی شہادت ہو گئی۔مرحوم کو کافی عرصے سے مذہبی مخالفت کا سامنا تھا۔اردگرد کے دکاندار بھی مخالفت میں پیش پیش تھے۔علاقے میں کچھ عرصے سے جماعت کے خلاف بائیکاٹ کی مہم منظّم انداز میں چلائی جا رہی ہے۔...........۔

گزشتہ سال شہید مرحوم کی دکان سے ملحقہ ایک معاند احمدی کی دکان میں آگ لگ گئی۔ان باتوں سے بھی سبق نہیں سیکھتے۔یہ دیکھیں کہ اُس کے آگ لگی، اُس کا تمام سامان جل کر راکھ ہو گیا۔شہید مرحوم کی دکان براہِ راست آگ کی لپیٹ میں تھی مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں ہر لحاظ سے اُس کو محفوظ رکھا حتیٰ کہ باہر پڑے ہوئے پلاسٹک کے بورڈ بھی معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔اس کو دیکھ کر سب حیران تھے لیکن یہ چیزیں ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

شہید مرحوم کو اپنے پورے خاندان سے نہایت شفقت اور محبت کا سلوک تھا۔خاندان میں کسی کو بھی کسی چیز یا مالی معاونت کی ضرورت ہوتی تو آپ اُس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔نہایت مہمان نواز تھے۔بطور خاص جماعتی مہمان کو خدمت کے بغیر نہیں آنے دیتے تھے۔اگر مرکز سے جماعتی مہمان آتے اور کوئی دوسرے احمدی دوست اُن کو اپنا مہمان بنا لیتے تو مہمان کو اپنے ساتھ لے جانے پر اصرار کرتے۔چالیس پچاس افرادِ جماعت کے پروگرام کا گھر پر انتظام کرتے تھے۔گھر پر ہی اُن کے کھانے کا انتظام بھی کرتے۔خود مہمان نوازی کرتے۔جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔اس وقت بھی وہ نائب قائد حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن، سیکرٹری وقفِ جدید اور سیکرٹری تحریکِ جدید کے علاوہ حلقہ کے سکیورٹی اور اصلاحی کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔شہید اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔2007ء میں نظامِ وصیت میں شامل ہوئے۔شہادت سے ایک ہفتہ قبل شہید مرحوم کے والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں کا ہجوم ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کسی کی شادی ہے اور اپنے ہاتھ سے بارات کو روانہ کر رہا ہوں۔یہ ان کے والد صاحب کہتے ہیں۔اسی طرح آپ کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ مَیں جا رہی ہوں اور میرے بچے اور دیورانی میرے ہمراہ ہیں۔راستے میں ایک کالا کُتّا حملہ کرتا ہے۔مَیں اپنی دیورانی کے پیچھے چھپ جاتی ہوں اور کہتی ہوں کہ دعا کریں لیکن وہ کالا کُتا میری شہ رگ سے پکڑ لیتا ہے۔

شہید مرحوم نے پسماندگان میں والد مکرم نواب خان صاحب کے علاوہ اہلیہ محترمہ شبانہ منظور صاحبہ اور دو بیٹیاں عزیزہ نعمانہ منظور واقفۂ نو بعمر دس سال اور عزیزہ فائزہ منظور بعمر آٹھ سال اور بیٹا توحید احمد وقفِ نو عمر چھ سال اور ایک بھائی مسعود احمد صاحب اور ہمشیرگان یادگار چھوڑے ہیں۔شہید مرحوم کی والدہ وفات پا چکی ہیں، دوسری والدہ ان کی حیات ہیں۔

بہرحال ان دونوں مرحومین کے جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے، شہید کا اور اُن (حافظ جبرئیل سعید صاحب) کا جنازہ غائب مَیں ابھی جمعہ کی نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔

آجکل پاکستان کے لئے عمومی طور پر بھی دعائیں کریں۔یہ احمدی شہداء تو اپنے عہدوں اور وفاؤں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ جلد وہ وقت لائے جب احمدیوں کے لئے وہاں سہولتیں پیدا ہوں اور سُکھ کے سانس لے سکیں۔آج سے اب محرّم بھی شروع ہے اور محرم میں احمدیوں کے لئے تو پہلے سے بڑھ کر کربلائیں بنانے کی کوشش کی جاتی ہے بلکہ یہ خود بھی ایک دوسرے کی قتل و غارت کرتے ہیں۔بجائے اس کے کہ اُس سے سبق سیکھیں، آپس میں (-) کی گردنیں کاٹ رہا ہے۔ان کے لئے بھی دعا کریں اور ان دنوں میں، اس محرّم کے مہینہ میں بھی خاص طور پر درود اور صدقات کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔امتِ (-) کے لئے آجکل جو سخت حالات ہو رہے ہیں اُس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی سچائی کا راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ یہ لوگ ان مشکلات اور ان عذابوں سے نجات حاصل کر سکیں۔اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں جس کے ذریعے سے کہا جا سکے کہ (-) اُمّہ کے لئے کوئی بچاؤ کا رستہ ہے سوائے اس کے کہ زمانے کے امام کو یہ ماننے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ امۃ الحی عفت صاحبہ اہلیہ مکرم احمد حسین شاہد صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے پوتے غلام حسن احمد بریمٹن کینیڈا نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور 2 ماہ میں بعمر 4 سال 11 ماہ مکمل کرلیا ہے۔ اسے قرآن مجید پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ نجمہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم عمر محمود احمد صاحب کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 18 جنوری 2013ء کو ان کے گھر میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں ان کے حلقہ کی صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے عزیزم سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور بعد میں دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کی تعلیمات سمجھنے، ان پر عمل کرنے اور اس کی برکات کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ نوید ربی صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے چھوٹے بھائی مکرم فرید ربی صاحب کو 4 نومبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ابراہیم ربی تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم صوفی بشیر احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم احسان اللہ خان صاحب آف جرمنی کا نواسہ، مکرم حکیم غلام حسن صاحب مرحوم لائبریرین قادیان، مکرم حکیم قدرت اللہ خان صاحب مرحوم آف لاہور کی نسل سے اور محترم حافظ فضل ربی صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ یوکے کا بھتیجا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خلافت کا اطاعت گزار، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

معلومات درکار ہیں

خاکسار اپنے دادا جان مکرم مولوی فیروز الدین صاحب انسپکٹر مال تحریک جدید و لیفٹیننٹ فرقان فورس اور اپنے والد مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب آف میرپورخاص جن کو 1960ء میں حضرت مصلح موعود کی تحریک پر سب سے پہلے نگرپارکر سندھ میں احمدیت کا پودا لگانے کا اعزاز حاصل ہے ان کے حالات زندگی اکٹھے کررہا ہے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اگر وہ ان دونوں بزرگوں کے بارے میں کوئی واقعات یا تاثرات لکھنا چاہتے ہوں تو اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

محمد احسن سعید مکان نمبر C-20
پنھور کالونی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص
فون نمبر 0334-3903298

سانحہ ارتحال

مکرم میر عبدالسلام صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ Seligen Stadt جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم میر عبدالقادر صاحب ولد مکرم میاں صلاح محمد صاحب آف پونچھ کشمیر حال جرمنی مورخہ 10 دسمبر 2012ء کو بعمر 92 سال حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 13 دسمبر 2012ء کو بیت الہادی Seligen Stadt کے احاطہ میں مرحوم کے برادر خورد مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ (ر) نے پڑھائی۔ بعدہ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مرحوم کے بیٹے مکرم میر عبدالقدیر صاحب مربی سلسلہ (ر) حال مقیم سویڈن نے دعا کروائی۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نور ان کے والد مکرم میاں صلاح محمد صاحب مرحوم کے ذریعہ آیا جنہوں نے 1901ء میں بیعت کی تھی۔ ان کا وصیت نمبر 8718 ہے۔ مرحوم کشمیر سے ہجرت کرنے کے بعد کوٹلی اور ربوہ میں مقیم رہنے کے بعد گزشتہ 22 برس سے جرمنی میں اپنے بچوں کے پاس مقیم تھے۔ سوگواران میں اپنے پیچھے اہلیہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کے علاوہ 5 بیٹے مکرم میر عبدالقدیر صاحب مربی سلسلہ (ر) حال مقیم سویڈن، مکرم میر عبدالجلیل صاحب جرمنی، خاکسار، مکرم میر عبدالحی صاحب جرمنی، مکرم میر عطاء القدوس صاحب جرمنی، 3 بیٹیاں محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ جرمنی، محترمہ نصرت بیگم صاحبہ جرمنی، محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ ربوہ اور متعدد پوتے پوتیاں اور پڑپوتے پڑپوتیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم ایک دلیر، نڈر اور فدائی احمدی تھے۔ اپنی اولاد کو ہر وقت سلسلہ احمدیہ سے وفا کا پختہ تعلق قائم رکھنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ہر کسی سے احترام سے پیش آتے اور بچوں سے خصوصاً نہایت شفقت سے پیش آتے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اپنے سایۂ عاطفت میں رکھے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ماسٹر نسیم احمد صاحب ڈاہرانوالی ضلع حافظ آباد اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری ثناء اللہ خان صاحب مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو بعمر قریباً 82 سال وفات پاگئے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم فہیم احمد صاحب مربی ضلع حافظ آباد نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی مربی صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ دکھ اور تکلیف کا پہلو یہ ہے کہ مخالفین نے رات کو میرے والد گرامی کی نعش قبر سے باہر نکال کر پھینک دی تھی۔ ان دنوں خاکسار تو قادیان جلسہ سالانہ پر گیا ہوا تھا یہ اندوہناک خبر وہیں ملی تھی۔ آپ نے اپنی یادگار میں دو بیٹے خاکسار، مکرم خلیل احمد صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ عابدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم شفاقت احمد صاحب آف بھڑی شاہ رحمٰن اور مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب باجوہ فیکٹری ایریا ربوہ اور پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

نصاب ششماہی دوم واقفین نو

سترہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو/واقفات نو کیلئے ششماہی دوم کا نصاب یہ ہے۔ واقفین نو اس کے مطابق تیاری کریں۔

قرآن کریم: پارہ 17 نصف آخر
معہ ترجمہ از حضرت میر اسحاق صاحب
تاریخ اسلام: دیباچہ تفسیر القرآن
از حضرت مصلح موعود صفحہ 103 تا 234
مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: کشتی نوح
علمی مسائل: ختم نبوت۔ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں

متعلقہ کتب وکالت وقف نو میں دستیاب ہیں۔

واقفین نو/واقفات نو اس کی تیاری کریں۔ سیکرٹریان وقف نو/معاونہ صدر واقفات نو اور مربیان/معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ تیاری میں مدد کریں۔

ماہ جولائی 2013ء میں امتحان ہوگا۔

(وکیل وقف نو)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پاچکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML-/140 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ایم ٹی اے کے پروگرام

14 فروری 2013ء

12:40 am	ریئل ٹاک
1:35 am	فقہی مسائل
2:00 am	کڈز ٹائم
2:35 am	میدان عمل کی کہانی
3:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2007ء
4:20 am	انتخاب سخن
5:30 am	ایم ۔ ٹی ۔ اے عالمی خبریں
5:45 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
7:30 am	فقہی مسائل
7:55 am	لقاء مع العرب
8:40 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور سے ملاقات پروگرام
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	آداب زندگی
8:55 pm	Maseer-e-Shahindhane
9:30 pm	ترجمۃ القرآن
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ۔ ٹی ۔ اے عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور سے ملاقات پروگرام

درخواست دعا

مکرم رفیق احمد ناصر صاحب واقف زندگی دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے ماموں مکرم محمد اختر صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ دارالنصر وسطی گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں ۔ آجکل جرمنی میں ڈائیلاسز جاری ہیں ۔ رپورٹس میں بلڈ کینسر کی بھی تشخیص ہوئی ہے اور کیموتھراپی کی بھی تجویز ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم زاہد محمود صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم پیر رفیق احمد صاحب آف کراچی ان دنوں دل کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں ۔ طبیعت زیادہ خراب ہے۔ لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و رحم کے ساتھ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم شہزاد احمد صاحب ابن مکرم مجید احمد صاحب دارالنصر شرقی نور اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم بلال احمد خان صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے دوست کے بہنوئی مکرم مبشر احمد عارف صاحب سکنہ لاہور حال مقیم ہیملٹن کینیڈا کا گزشتہ دنوں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے ، صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین

احباب جماعت سے ایک ضروری گزارش

جن احباب کے گھروں میں ادویات ہیں اور وہ ان سے استفادہ نہیں کر رہے۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ یہ ادویات فضل عمر ہسپتال میں بطور عطیہ دے کر ممنون فرمائیں۔

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ مریضوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جو ہسپتال میں دور و نزدیک سے آتی ہے۔ آپ کی دی ہوئی ادویات جو گھروں میں بے فائدہ پڑی ہیں۔ اور ان کا کوئی مصرف نہیں اگر وہ ادویات کسی نادار مریض کے استعمال میں آجائیں تو مریض کو بھی فائدہ ہوگا اور آپ کو بھی خدمت اور ثواب کا موقع مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کار خیر کی وجہ سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ادویات ایڈمنسٹریشن آفس / فارماسسٹ اور استقبالیہ کو مہیا فرمائیں۔ یاد رہے کہ تمام ادویات سیل بند ہوں اور Expire Date نہ ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب 6۔فروری	
طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:49

ٹھنڈے ٹھنڈے موسم کی گرما گرم سیل
لبرٹی فیبرکس
0092- 47- 6213312
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ نزد (اقصیٰ چوک)

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم ۔ اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے ۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

GERMAN
20%Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
:03009488447
E-mail:umerestate@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما : صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج ، سپلٹ اے سی ، ڈیپ فریزر ، مائیکروویو اوون ، واشنگ مشین ، ٹی وی ،
ڈی وی ڈی ، جیسکو جنریٹرز ، استریاں ، جوسر بلینڈر ، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز ، یو پی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی ، ویٹ مشین ، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

البشیر معروف قابل اعتماد نام
پنچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی و روائتی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173